سوال

ایک سنی شخص علوی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے

جواب

الحمد للہ

اول :

نصیریہ جسے علوی بھی کہا جاتا ہے ایک گمراہ اور منحرف اور دائرہ اسلام سے خارج گروہ ہے، ان کے عقائد باطل ادیان سے مخلوط شدہ ہیں، ان کے کفر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں اہل متفق ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا، آج لوگوں کے سامنے ان اسلام اور مسلم دشمنی واضح ہوچکی ہے

دوم :

اس بنا پر اس فرقہ اور گروہ کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی ان کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا حلال ہے کیونکہ یہ کفار اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، چاہے وہ ان کے خاص ہوں یا عوام، کیونکہ ان کے کفر کی قباحت اور گمراہی و ضلالت واضح ہے، اور پھر جو کوئی بھی غیر اللہ کو الہ و معبود مانے اس کے کفر میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا، اور یہ لوگ تو علی اللہ تعالی عنہ کو الہ و معبود قرار دیتے ہیں، حالانکہ علی رضی اللہ تعالی عنہ اس سے بری ہیں

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ درزیہ اور نصیریہ فرقہ لوگ بالاتفاق کافر ہیں، ان کا ذبیحہ کھانا حلال نہیں، اور نہ ہی ان عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے؛ بلکہ یہ جزیہ کا اقرار نہیں کرتے؛ کیونکہ یہ دین اسلام سے مرتد ہیں مسلمان نہیں، اور نہ ہی یہودی اور نصرانی ہیں، اسی طرح یہ نماز پنجگانہ کو بھی نہیں مانتے اور نہ ہی رمضان المبارک کے روزے تسلیم کرتے ہیں، اور حج کی فرضیت کے بھی قائل نہیں ہے، اور مردار اور شراب وغیرہ جنہیں اللہ نے حرام قرار دیا ہے کو بھی حرام تسلیم نہیں کرتے، اگرچہ انہوں نے ظاہرا اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور کلمہ بھی پڑھتے ہیں، لیکن ان عقائد کی صورت میں وہ بالاتفاق کافر ہیں " انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (161/35).

اس لیے جب تک وہ علوی لڑکی توبہ کر کے ان باطل عقائد اور مذہب کو چھوڑ کر اس سے برات، اور دین اسلام میں رغبت رکھتے ہوئے شرک اور مشرکین سے برات کا اظہار نہیں کر دیتی، آپ کے لیے علوی لڑکی سے شادی کرنا جائز نہیں، اور یہ حیلہ بازی کے طور پر نہ ہو حقیقتا اس سے برات کا اظہار ہو

یہ معلوم ہوچکا کہ بالاتفاق کسی مومن شخص کے لیے کافرہ عورت سے اس وقت نکاح کرنا جائز نہیں جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لے آئے

کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اور تم مشرک عورت سے اس وقت تک نکاح مت کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں البقرۃ (221).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اہل کتاب کے علاوہ باقی سب کافروں کی عورتوں اور ان کے ذبیحہ کی حرمت میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں، اور اسی طرح مرتد عورت سے بھی نکاح حرام ہے، چاہے وہ کسی بھی دین سے تعلق رکھتی ہو" انتہی مختصرا

دیکھیں : المغنی (102/7).

آپ نے سوال کے آخر میں جو ذکر کیا ہے کہ " یا پھر میں علوی بن جاؤں ؟ ؟ "

علم نہیں آپ کی اس سے حقیقتا کیا مراد ہے، کیا یہ آپ کا وسوسہ ہے کہ آپ اس عورت سے نکاح کے لیے علوی بن جائیں ؟

اگر تو اس کے متعلق دریافت کر رہے ہیں تو ہم آپ کو اس وسوسہ سے اللہ کی پناہ میں لاتے ہیں؛ کیونکہ یہ واضح کفر ہے ایسا کرنے والے کا اللہ تعال کوئی عمل قبول نہیں فرمائیگا، بلکہ اس کی دنیا و آخرت دونوں ہی تباہ ہو جائیں گی

ایک عورت کی بنا پر وہ یہ دین چھوڑ دے !!! اور پھر یہ کیا معلوم کہ وہ اسے پا بھی سکے گا یا نہیں ؟

اور اگر اسے پا بھی لے تو کیا وہ اس سے فائدہ بھی کر سکے گا، اور اگر کر بھی لے تو کیا اس کی دنیا اس عورت کی وجہ سے سعادت مند بن سکے گی یا نہیں ؟

اور اگر دنیا میں کامیابی و سعادت بھی مل گئی، اور کچھ وقت کے لیے فائدہ بھی حاصل ہوا تو آخرت کی تباہی واضح ہے، اور المناک عذاب اور ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ و بدبختی حاصل ہوگی، پھر اپنے علاوہ کسی کو نقصان نہیں دے گا، اللہ تعالی تو اس سے ہی نہیں بلکہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے

اور موسی نے کہا اگر تم اور وہ لوگ جو زمین ہیں سب کے سب کفر کرو تو بے شک اللہ یقینا بڑا بے پروہ ہے بے حد تریف والا ہے ابراہیم (8).

ارشاد باری تعالی ہے :

اور اگر تم ناشکری کرو تو یقینا اللہ تعالی تم سے بہت بے پرواہ ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا، اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائیگی، پھر تمہارا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں بتلائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے، یقینا وہ سینوں والی بات کو خوب جاننے والا ہے الزمر (7).

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کے دل کو ہدایت نصیب کرے، اور آپ کا سینہ کھولے، اور آپ کو ظاہری اور باطنی سب فتنوں سے محفوظ رکھے

واللہ اعلم .